آئینِ جوانمرداں حق گوئی و بیباکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی!

گہنا گیا وہ چاند مگر اس کے نور سے دیوار و درِ وطن کے ہیں تاباں اسی طرح

" جو قوم اللہ کے راستے میں جہاد ترک کر دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر خواری و ذلت مسلط کر دیتا ہے۔" (قولِ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

حدیث مبارکہ کی رُو سے (کلمۃ الحق عند سلطان جائر افضل الجہاد) جہاد کی بہترین شکل یہ ہے، ظالم و جابر حکمران کے سامنے کھری اور سچی بات کی جائے۔

مردِ مجاہد، شیرِ میدانِ خطابت علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ نے بھی اپنی پوری زندگی ظالم و جابر نام نہاد مسلمان حکمرانوں کے سامنے افضل الجہاد یعنی کلمۂ حق و صداقت بیان کرتے، ان کی کوتاہیوں کی نشاندہی کرتے اور صراطِ مستقیم کی جانب ان کی توجہ دلاتے گذار دی۔

چونکہ ظالم و جابر حکمرانوں کے سامنے حق بیان کرنے کو جہاد کی بہترین صورت قرار دیا گیا ہے۔ لہٰذا جہاد کی اس بہترین صورت پر عمل کرنے والے کو اگر شہید کر دیا جائے تو اس کی شہادت کو بھی شہادتِ عظمیٰ قرار دیا جائے گا۔ یوں علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ جنھوں نے اپنی پوری زندگی افضل الجہاد کرتے بسر کی اور انما الاعمال بالنیات کے مصداق اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ نے اپنے نیک نیت عظیم مجاہد کو شہادتِ عظمیٰ کے منصب پر فائز فرمایا۔

پاکستانی مسلمانوں پر وہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہی تھا جس نے ہمیشہ انھیں دینِ اسلام کی خاطر نہ صرف مر مٹنے کا درس ہی دیا بلکہ بارش کے پہلے قطرے کی طرح پہلے خود راہِ حق میں اپنی جان کی قربانی دے کر ثابت کر دیا۔ بلکہ وہ تو شاعرِ مشرق حکیم الامت حضرت علامہ اقبالؒ کا شاہین تھا اور ان کے شعروں کی تفسیر ان کے خوابوں کی تعبیر تھا۔

ہو صداقت کے لیے جس دل میں مرنے کی تڑپ
پہلے اپنے پیکرِ خاکی میں جاں پیدا کرے
موت کو سمجھے محافل اختتامِ زندگی،
ہے یہی اے بے خبر رازِ دوامِ زندگی!

علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید کے حوالے سے ان کی والدہ صاحبہ کے بارے میں بھی ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وُہ بھی یقیناً ان ماؤں میں سے ایک ہیں جن کے بارے میں کسی شاعر نے اپنے خیالات کا یوں اظہار کیا ہے کہ ؎

وُہ مائیں پیدا کرتی ہیں نمازی — دھنی تلوار کے میداں کے غازی
وُہ مائیں جبکہ لیتی تھیں بلائیں — تو یُوں بیٹوں کو دیتی تھیں دعائیں
عبادت میں کٹے بیٹا جوانی — شہادت پر ختم ہو زندگانی

اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دُعا ہے کہ وُہ پورے عالم اسلام کی ماؤں کو ایسی مائیں بننے کی توفیق کاملہ عطا فرمائے کہ جو اپنے بیٹوں کو عبادت وشہادت کی نیک دعاؤں کے ساتھ میدانِ جہاد کا عظیم مجاہد بنا کر تیار کر دیں، جن کے دلوں میں جذبۂ شوقِ شہادت کوٹ کوٹ کر بھرا ہو۔ اور جو اپنے آپ کو عملاً اپنے ان اسلاف کا جانشین ثابت کریں کہ ؎

جن کی ہیبت سے صنم سہمے ہوئے رہتے تھے
منہ کے بل گر کے وُہ اَللّٰہُ اَحَد کہتے تھے

علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ نے اپنی دنیوی زندگی میں آخری جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے جو اہم ترین بات کہی وہ یہ تھی کہ "اگر دس کروڑ مسلمان مرنے کا عزم کر لیں تو پھر کوئی طاقت انہیں ختم نہیں کر سکتی"۔ بقولِ اقبال ؎

شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن
نہ مالِ غنیمت نہ کشور کشائی!

یوں علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ نے حیاتِ جاودانی کے لیے اپنی آخری تقریر میں جو تجویز پیش کی سب سے پہلے بذاتِ خود اس کا عملی نمونہ پیش کر دیا، کہ "اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ"

اب ضرورت اس بات کی ہے کہ محض علامہ کی شہادت پر لمبے لمبے تحسین وآفرین آمیز مضامین لکھنے کی بجائے اس نصب العین پر صدقِ دل اور خلوص نیت سے فرداً فرداً عمل پیرا ہوجائے جس کے حصول کی مخلصانہ اور سچی کوشش نے علامہ شہید کو شہادت کے منصب پر فائز کر دیا۔

دو رنگی چھوڑ دے یک رنگ ہو جا
سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا